کٹھ پتلی - ایک تماشہ

سطوت رسول

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان
وزارتِ ترقی انسانی وسائل، حکومت ہند
ویسٹ بلاک -1، آر. کے. پورم، نئی دہلی-110066

Kathputli Ek Tamasha

By

Satwat Rasool

سنہ اشاعت :

پہلا ایڈیشن : 1983

دوسرا ایڈیشن : 2006، تعداد : 1100

قیمت : -/13 روپے

سلسلۂ مطبوعات : 308

ISBN:81-7587-155-5

ناشر : ڈائرکٹر، قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، ویسٹ بلاک 1، آر۔ کے۔ پورم، نئی دہلی-110066

فون نمبر : 26103938، 26103381، 26179657، فیکس : 26108159

ای۔میل : urducoun@ndf.vsnl.net.in، ویب سائٹ : www.urducouncil.nic.in

طابع : لاہوتی پرنٹ ایڈز، جامع مسجد دہلی۔110006

پیش لفظ

پیارے بچو! علم حاصل کرنا وہ عمل ہے جس سے اچھے بُرے کی تمیز آجاتی ہے۔ اس سے کردار بنتا ہے، شعور بیدار ہوتا ہے، ذہن کو وسعت ملتی ہے اور سوچ میں نکھار آجاتا ہے۔ یہ سب وہ چیزیں ہیں جو زندگی میں کامیابیوں اور کامرانیوں کی ضامن ہیں۔

ادب کسی بھی زبان کا ہو، اس کا مطالعہ زندگی کو بہتر طور پر سمجھنے میں مدد دیتا ہے۔ یہ کتاب بھی اسی سلسلے کی ایک اہم کڑی ہے۔ بچو! ہماری کتابوں کا مقصد تمھارے دل و دماغ کو روشن کرنا ہے اور ان چھوٹی چھوٹی کتابوں سے تم تک نئے علوم کی روشنی پہنچانا ہے، نئی نئی سائنسی ایجادات، دنیا کی بزرگ شخصیات کا تعارف کرانا ہے۔ اس کے علاوہ کچھ اچھی اچھی کہانیاں تم تک پہنچانا ہے جو دلچسپ بھی ہوں اور جن سے تم زندگی کی بصیرت بھی حاصل کر سکو۔

علم کی یہ روشنی تمھارے دلوں تک صرف تمھاری اپنی زبان میں یعنی تمھاری مادری زبان میں سب سے موثر ڈھنگ سے پہنچ سکتی ہے اس لیے یاد رکھو کہ اگر اپنی مادری زبان اردو کو زندہ رکھنا ہے تو زیادہ سے زیادہ اردو کتابیں خود بھی پڑھو اور اپنے دوستوں کو بھی پڑھواؤ۔ اس طرح اردو زبان کو سنوارنے اور نکھارنے میں تم ہمارا ہاتھ بٹا سکو گے۔

قومی اردو کونسل نے یہ بیڑا اٹھایا ہے کہ اپنے پیارے بچوں کے علم میں اضافہ کرنے کے لیے نئی نئی اور دیدہ زیب کتابیں شائع کرتی رہے جن کو پڑھ کر ہمارے پیارے بچوں کا مستقبل تابناک بنے اور وہ اپنے بزرگوں کی ذہنی کاوشوں سے بھرپور استفادہ کر سکیں۔

رشمی چودھری

ڈائرکٹر انچارج

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان

وزارت ترقی انسانی وسائل، حکومت ہند، نئی دہلی

انتساب

اپنی بچّی عفت کے نام

عنوانات

دیباچہ

بچّوں تم نے کٹھ پُتلی کا تماشہ ضرور دیکھا ہوگا۔ اس کے دکھانے والے کو بھی دیکھا ہوگا۔ ایک ایسا آدمی جو دھوتی باندھے، کرتا پہنے اور سر پر بڑی سی پگڑی لپیٹے ہوئے ہے۔ وہی اصل بہروپ کا اور اس تماشے کا ایکٹر ہے۔ اس کی آنکھیں تیزی سے گھومتی ہوئی اپنے اردگرد کے مناظر کا احاطہ کرلیتی ہیں۔ پھر وہ، وہی کچھ بولتا ہے جس کا منظر متقاضی ہوتا ہے۔ اپنی لمبی انگلیوں میں دھاگوں سے لپٹی ہوئی چھوٹی چھوٹی گڑیوں کو حرکت دیتا جاتا ہے اور پورے ماحول کا نقشہ کھینچتا جاتا ہے۔

قصبوں اور گاؤوں میں اُس کا اسٹیج کسی دالان میں عارضی پردہ لگاکر بنایا جاتا ہے۔ پردے کے پیچھے کھڑا ہوکر وہ خود مکالموں سے اس ناٹک کی رہنمائی کرتا ہے، جسے وہ پیش کرنے والا ہے۔ اکثر اس کے ساتھ ایک عورت بھی ہوتی ہے۔ جو لڑکی کے مکالمے ادا کرتی ہے۔ یہ دونوں مل کر باری باری سے کٹھ پُتلیوں کو حرکت میں لاتے اور ان کی زبان سے بُلواتے ہیں۔ کتنا پُرلطف تماشہ ہوتا ہے۔ بڑے بھی اس سے محظوظ ہوتے ہیں۔

بچوں کو یہ دیکھ کر کتنی خوشی ہوتی ہے۔ اُس کا اندازہ بچّے ہی کر سکتے ہیں۔ بڑے نہیں، جب بچپن اپنی ان سرحدوں سے گذر چکا ہو اور بچّہ بڑا ہوکر پورا آدمی ہوچکا ہو اس شخص کے مشاہدات اور بچوں کی معصوم تماش بینی میں بڑا فرق ہوتا ہے۔

بچّہ جس چیز کو دیکھ کر مچلتا ہے، خوش ہوتا ہے، یہ خوشی عارضی سہی

ہر لمحہ ٹوٹتی بکھرتی ہوئی زندگی میں اگر ایسے چند لمحے مل جائیں جو مسرتوں سے بھرپور ہوں تو اُس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتا ہے۔

میں نے اپنے بچپن کے تجربات کو محسوس کیا، میں اکثر یہ سوچتا رہتا تھا کہ کس طرح اِس تماشے کو نظم کیا جائے اور آغازِ قصہ کہاں سے ہو۔ میں نے اِس سلسلے کی سب سے پہلی نظم "پیامِ تعلیم" کے لیے کٹھ پتلی ایک تماشہ، کے نام سے لکھی جو ڈرامہ کی طرح کچھ منظروں پر مشتمل ہے۔ یہ نظم یا منظوم ڈرامہ پسند کیا گیا۔ جس سے میرے حوصلے بڑھے، میں نے پھر سوچنا شروع کیا۔ کچھ دنوں پہلے کھیل کے عنوان سے پہلی نظم کہی پھر تو یہ سلسلہ ایسا شروع ہوا کہ بس ایک ہفتہ تک اُس کے مختلف منظروں کو لکھتا رہا اور بائیس نظمیں لکھ ڈالیں، آج یہ کٹھ پُتلی آپ کے سامنے ہے۔ دیکھیے یہ اپنے ساتھ آپ کی بھی تفریح کرائے گی۔ جگہ جگہ لے جائے گی۔ کھیل تماشوں میں اپنے ساتھ شامل رکھے گی۔ یہ کھلنڈری لڑکی سب کی دوست بھی ہے۔ سب سے لڑتی جھگڑتی بھی ہے اور سب کے کام بھی آتی ہے۔

شاعر کی دعا ہے کہ یہ تماشہ نما نظمیں بچوں کی عام پسند کا سامان ہوں۔ جس سے بچّے اور ان کے ماں باپ تھوڑی دیر کے لیے سہی اس سے مسرُور ہو سکیں۔

سطوت رسول

کھیل

ہُوا سویرا سورج نِکلا
کھیل ہُوا اَب کٹھ پُتلی کا

گھر سے نِکلی روپ بھرے
ایک نیا بہروپ بھرے

ہونٹوں پر اُس کے مُسکان
ساتھ ہیں بچّوں کے اَرمان

چھوڑے تیر کمان سے وہ
آتی ہے کِس شان سے وہ

غبّاروں میں رَنگ بھرے
سب سے اکڑے جنگ کرے
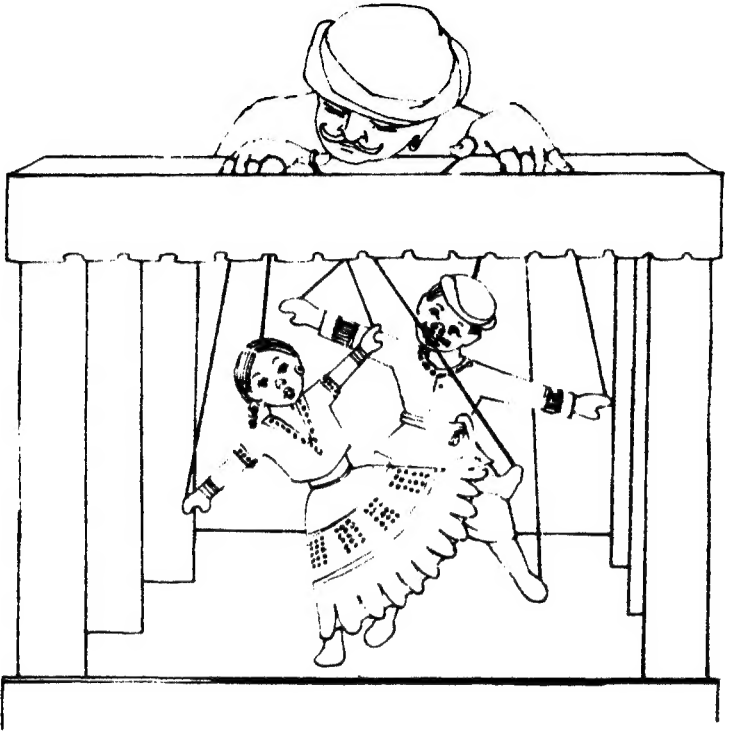
بچوں کے سنگ کھیل کرے
پل میں روٹھے میل کرے

پیارے بچو شاد رہو
خوشیوں سے آباد رہو

آنکھ مچولی

آنکھ مچولی کھیلیں گے
کھیل میں دُکھ بھی جھیلیں گے
کٹھ پتلی نے راکٹ چھوڑا
اُڑتا ہے ، جادُو کا گھوڑا
اُس پر بیٹھا راجا ایک
مُنہ میں اُس کے باجا ایک
رانی جی سِنگھار کریں
محل کے بَند دُوار کریں
محل میں ہے نو لکھّا ہار
کھڑا ہے جس پہ چوکیدار
جب دیکھو ہے کھیل میں گُم
چلتی پھِرتی ریل میں گُم
کٹھ پُتلی کی یاد رہے
گھَر گھَر یہ آباد رہے
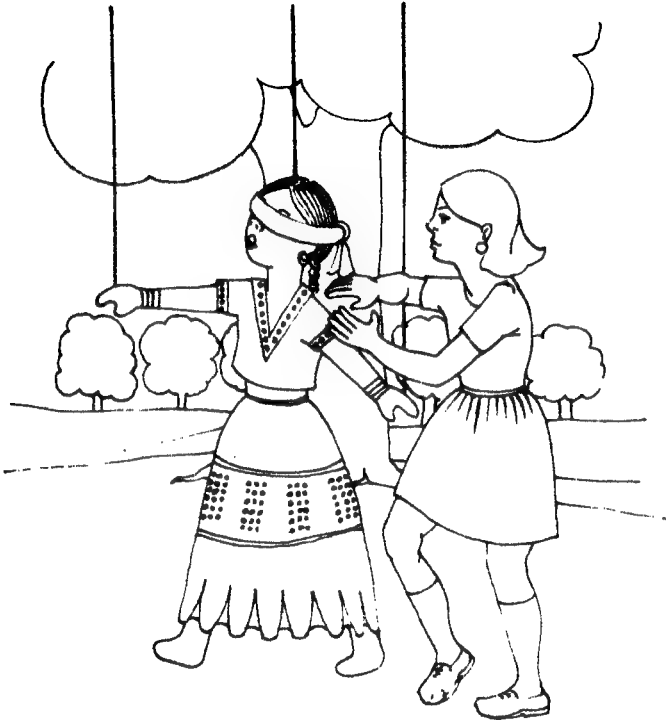
جھوٹ موٹ کا قصہ ہے
باقی کھیل کا حصہ ہے
چھک چھک کرتی ریل گئی
بچو! جنتا میل گئی
چھک چھک کرتی ریل گئی!

کٹھ پُتلی نے ناٹک کھیلا

کٹھ پُتلی نے ناٹک کھیلا
ننھّی منّی گڑیا رانی
سَر پہ چُندَریا
دھانی دھانی
بولو رانی
بولو رانی
بالوں میں تاروں کو گُوندھے
دور کھڑی جانے کیا سوچے؟
پیر میں گھنگرو چھُم چھُم چھُم
کان کے بالے چَم چَم چَم
پہنے ہے وہ لال شلوکا
دور سے چمکے، آگ کا لُوکا
غصّہ چہرے پر جب آئے
ہو جائے گی
لال بھبوکا؟
لال بھبوکا؟

کٹھ پُتلی نے ناٹک کھیلا
ہاتھوں میں مہندی کی لالی
گوری گوری، کالی کالی
باتیں اُس کی
تیکھی تیکھی
روکھی روکھی
پھیکی پھیکی
کٹھ پُتلی نے ناٹک کھیلا
ہنستے ہنستے سب دُکھ جھیلا
چُوں، چُوں، چُوں
چُن، چُن چُن
جھُوں جھُوں جھُوں
جھُن جھُن جھُن
گھُن گھُن گھُن
سَن سَن سَن
ٹُن ٹُن ٹُن
گھنٹہ بولا ؟
گھِر آئی پھر شام کی بیلا
کٹھ پُتلی نے ناٹک کھیلا

——— ⁂ ———

کٹھ پُتلی اپنے گاؤں گئی

کٹھ پُتلی جب گاؤں گئی
کہتے ہیں جل گاؤں گئی

اُس کے ہیں دو پیارے بھائی
کرتی نہیں وہ اُن سے لڑائی

اُس کی ہیں دو پیاری بہنیں
جیسے ہوں چندا کی کرنیں

اُس کی آنکھیں کاجل ڈورے
بھرے بھرے سے نین کٹورے

سر پر اوڑھے لال چُنَر یا
گھر آئی ہو جیسے بَدَر یا

جامن جیسے ہونٹ رسیلے
لال گلابی پیلے نیلے

پاؤں میں گھنگرو بول رہے ہیں
کانوں میں رَس گھول رہے ہیں

بہن اور بھائی جشن منائیں
حلوہ اور پکوڑی کھائیں

اچھا سا پکوان پکائیں
خود کھائیں اوروں کو کھلائیں

خوب مزے میں ملکر کھائیں
کھاتی جائیں اور للچائیں

کٹھ پُتلی کا کھیل یہ دیکھو
ہنسی خوشی تم پیارے بچّو

کٹھ پتلی جب گاؤں گئی
پہن کے وہ کھڑاؤں گئی
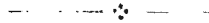
کٹھ پتلی نے کرکٹ کھیلا

کٹھ پُتلی نے کرکٹ کھیلا
ہاتھوں میں لکڑی کا بلاّ
بچّے مل کے مچائیں ہلاّ
اکّا ، دُکّی ، تکّی ، چوّا
زور لگاؤ ، ہو گا چھکّا
ٹیم کے سر پر بیٹھا ہوّا
شیشم پر ہے کالا کوّا
گڈّو منّو چُنّو پیارے
تم ہو سب کے راج دُلارے
کھیل کو دیں وقت گذارے
کٹھ پُتلی نے ڈنڈے مارے
ڈھم ڈھم
ڈھولک
جھانجھ بجے !
کٹھ پُتلی کا کھیل سجے !

کٹھ پُتلی نے دَرپن دیکھا

بین کی دُھن پر ناچ رہی ہے
چھم چھم پایل باج رہی ہے

میلے کی اک پاگل دُھن ہے
باقی جو ہے چھُن چھُن چھُن ہے

دَرپن دیکھ کے اِتراتی ہے
دیکھو کیا وہ اِٹھلاتی ہے

کٹھ پُتلی نے بین بجائی
دُھن جِس کی ہے جی کو بھائی

گھر سے نکلی جب وہ بَن ٹھن
ایسی سجی ہے جیسے دُلہن

کیسا اچھا ناچ دکھایا
بین سُنا کر جی بہلایا

کٹھ پُتلی اَشنان کرے

کٹھ پُتلی اَشنان کرے
سب کو وہ حیران کرے
نخرے امّی کو دکھلائے
بہنوں سے وہ روٹھی جائے
نَل کے نیچے روئے وہ
صابن سے منہ دھوئے وہ
کپڑوں میں ہے موہنی مورت
اچھی سی ہے اُس کی صورت
دانت ہیں اُس کے موتی جیسے
دیپک کی ہو جیوتی جیسے
اُوڑھے ہے وہ لال دوشالا
گردن میں ہے سونے کی مالا
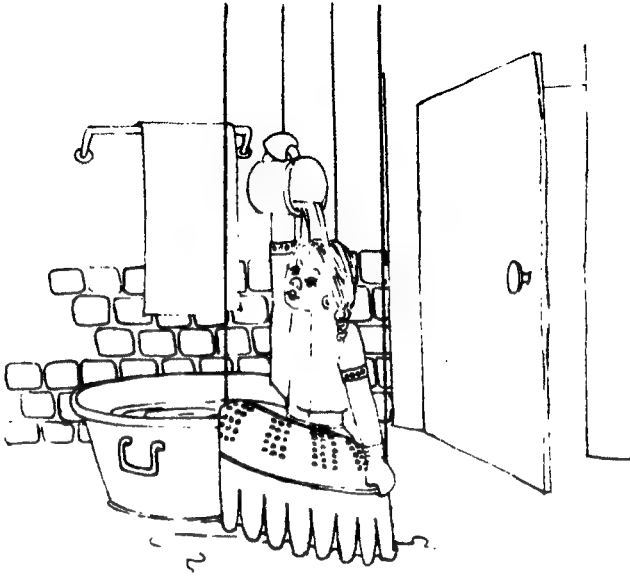
پیروں میں چاندی کے گھنگرو

جسم سے نکلے اُس کے خوشبو

سب سکھیوں میں ہنستی لڑکی

کہتے ہیں سب اُس کو تتلی

ننھّی مُنّی سی کٹھ پُتلی !

کٹھ پُتلی نے چَندا دیکھا

چَندا ماموں آؤ نا
دودھ بتاشے کھاؤ نا
امّی روز بلاتی ہیں
خط بھی روز لکھاتی ہیں
کیا تم ؟ مجھ سے روٹھ گئے
دیکھو تارے ڈوب گئے
دھرتی پر کرنیں آئیں
سردی کی لہریں آئیں
چھوٹا بھیّا یاد کرے
دِل اپنا ناشاد کرے

چندا ماموں آجاؤ
صورت کو دِکھلا جاؤ
دیکھو اب میں روتی ہوں
روتے روتے سوتی ہوں
تاروں سے میں بات کروں
باتیں ساری رات کروں
تم کیوں مجھ سے روٹھ گئے
بادَل میں کیوں ڈوب گئے
چَندا ماموں آ ؤ نا
دودھ بتاشے لاؤ نا
گیت سُہانے گاؤ نا!
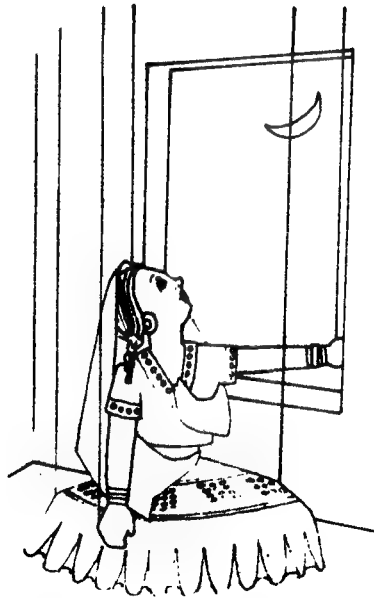
کٹھ پُتلی نے کیا تماشہ

کٹھ پُتلی نے کیا تماشہ
چُپکے چُپکے کھائے بتاشہ
نوکیلے دانتوں سے کترے
کپڑے پہنے صاف اور ستھرے
کٹھ پُتلی نے روٹی کھائی
مُرغے کی ایک بوٹی کھائی
کٹھ پُتلی نے چاول کھائے
میٹھی کھیر، رساول کھائے
کٹھ پُتلی نے چائے بنائی
کھا گئی ساری دودھ ملائی
مولی، گاجر، آلو کھائے
بھنڈی اور رتالو کھائے
مرچیں کھائیں سوں سوں کرتی
کھانسی آئی کھوں کھوں کرتی

کٹھ پُتلی نے بُھٹّا کھایا

خوب چبایا خوب چبایا

پیٹ پکڑ کر بیٹھ گئی وہ

درد نے اس کو آن دبایا

دیکھو کٹھ پتلی کا نقشہ

کٹھ پتلی نے کیا تماشہ

کٹھ پتلی نے گانا گایا

کٹھ پتلی نے گانا گایا
کیسا انوکھا راگ سنایا
سوتے بچے جاگ گئے
اُس کی طرف سب بھاگ گئے
ڈھولک جھانجھ منجیرا ہے
دیکھو راگ کیسا ہے
سُر سنگیت کا سرگم ہے
طبلے کی ایک دھم دھم ہے
وینا جاگے تاروں میں
کھیلے رنگ بہاروں میں
کٹھ پتلی کی چیں چیں ہے
اکتارے کی ریں ریں ہے
کٹھ پتلی نے گانا گایا
کیسا انوکھا راگ سنایا

طبلے پر جب تھاپ پڑی

جاگے سُر وہ ناچ اٹھی

ختم ہوا، تاروں کا فسانہ

کٹھ پُتلی

نے

گانا گایا!

کٹھ پُتلی کا وار چلے

کٹھ پُتلی کا وار چلے
تیغ و تبر تلوار چلے
گھوڑوں پر اک فوج چلے
اونچی نیچی، موج چلے
کتنوں کے سر کاٹ چلے
رنگ چلے، سُرات چلے
نکلی ہے وہ ڈھال لیے
اُلجھے اُلجھے بال لیے
لڑتے لڑتے ہار گئی
طاقت سب بے کار گئی
کٹھ پُتلی میدان میں ہے
مرنا کتنا شان میں ہے
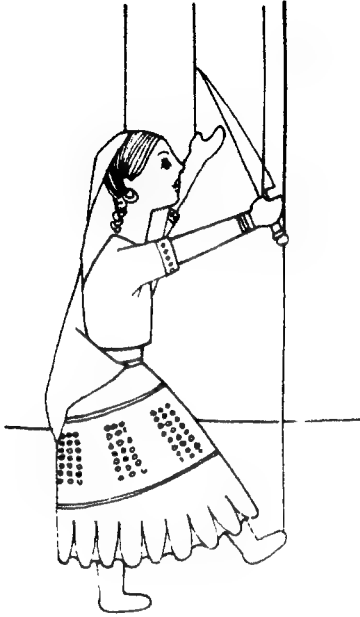
اُس کی جیون لیلا ہے
پربھو کی رَنگ لیلا ہے
کٹھ پُتلی نے جھیلے وار
تیز تھی کیا تلوار کی دھار
اُس کا وار انوکھا ہے
باقی سب کچھ دھوکہ ہے
کٹھ پُتلی کا گیت سنو
ہے یہ مَدُھر سَنگیت سنو

کٹھ پُتلی بازار گئی

کٹھ پُتلی بازار گئی
راجہ کے دربار گئی
گھبراتی دُکان پہ پہنچی
چُوں چُوں کرتی
ژوں ژوں کرتی
ہاں ہاں کرتی
ہُوں ہُوں کرتی
موٹر سے وہ ڈر کر بھاگی
سوئی سوئی جاگی جاگی
سڑک، گلی دوراہے سے
بھاگی سرپٹ چوراہے سے

بچّے اور فقیر ملے
کتنے ہی بَل بیر ملے
چونک پڑی وہ ہارن سُن کر
چلنے لگی فٹ پاتھ پہ چڑھ کر
سَن سے کوئی کار گئی
چلتے چلتے ہار گئی
کٹھ پُتلی بازار گئی
راجہ کے دربار گئی

———— ⁘ ————

کٹھ پُتلی نے ہولی کھیلی

کٹھ پُتلی نے ہولی کھیلی
اور رنگوں سے گولی کھیلی
پچکاری سے رَنگ اُڑایا
سب کو اس نے بھوت بنایا
تانڈو ناچ جو نہیں نچوایا
نشہ خوشی کا سب پر چھایا
پورَب دیکھو پچھّم دیکھو
اُتر دیکھو، دَکّن دیکھو
گھبراہٹ میں چلتے جاؤ
لُوٹتے اور پلٹتے جاؤ
آؤ آؤ جاؤ جاؤ
کھاؤ پیو اور موج مناؤ
رَنگوں سے بازار بھر دو
محلوں کی دیوار رَنگو

دروازے رنگین کرو
دو کو توڑو تین کرو
کٹھ پُتلی نے ہولی کھیلی
رنگوں سے ہے گولی کھیلی
بچّے اُس کے سنگ رہے
آپس میں کیوں جنگ رہے
سچ کا بول جو بالا ہو
جھوٹوں کا مُنہ کالا ہو
کٹھ پُتلی گُلنار بنی
رنگوں کی دیوار بنی

کٹھ پُتلی نے پودے لگائے

آنگن میں !
کٹھ پُتلی نے پودے لگائے
اُس میں نکلے پھول
رنگ برنگے
اُودے، پیلے
نیلے لال گلابی
رنگوں کی ورشا سے جاگے
اس کے گھر کا آنگن
پایل کی ہو چھن چھن
پھلوں کا بازار لگا ہے
گھر دیکھو پھولوں سے باغ ہے
لڈو راجہ اپنے گھر ہے

کلیوں کو یوں توڑیں موڑیں
پھول میں باقی جان نہ چھوڑیں
کٹھ پُتلی جب چین گنوائے
اور وہ بچّوں پر جھنجھلائے
چُوں، چُوں، چُوں چُوں کرتی جائے
خود روئے اوروں کو رُلائے
ہر پتّی پر آنسو ٹپکیں
چپکے، چپکے
جیسے موتی
کاہے کو یہ موتی رولے
دیکھو کیا کٹھ پُتلی بولے

کٹھ پتلی نے میلہ دیکھا

کٹھ پُتلی نے میلہ دیکھا
بچّوں کا اک ریلا دیکھا

کالا دیکھا پیلا دیکھا
اُودا دیکھا نیلا دیکھا

چلتے پھرتے ہاتھی دیکھے
ننھے منّے ساتھی دیکھے

بینڈ کے ساتھ براتی دیکھے
خلقت آتی جاتی دیکھے

سڑک کے اوپر ٹم ٹم دیکھے
گڑیوں کی ایک چھم چھم دیکھے

موٹے لالا مونچھوں والے
کدّو جیسی توندوں والے

سڑک کے اوپر چھکڑا دیکھا
گھوڑا اس میں تگڑا دیکھا

پُل کے اوپر انجن دیکھا
دو پہیوں کی گھن گھن دیکھا

اُس نے چڑیا گھر کو دیکھا
شیروں کے کٹ گھر کو دیکھا

لانوں میں اک کیاری دیکھی
پھول کی رنگت نیاری دیکھی

اونچے محل دو محلے دیکھے
کتنے رنگ روپہلے دیکھے
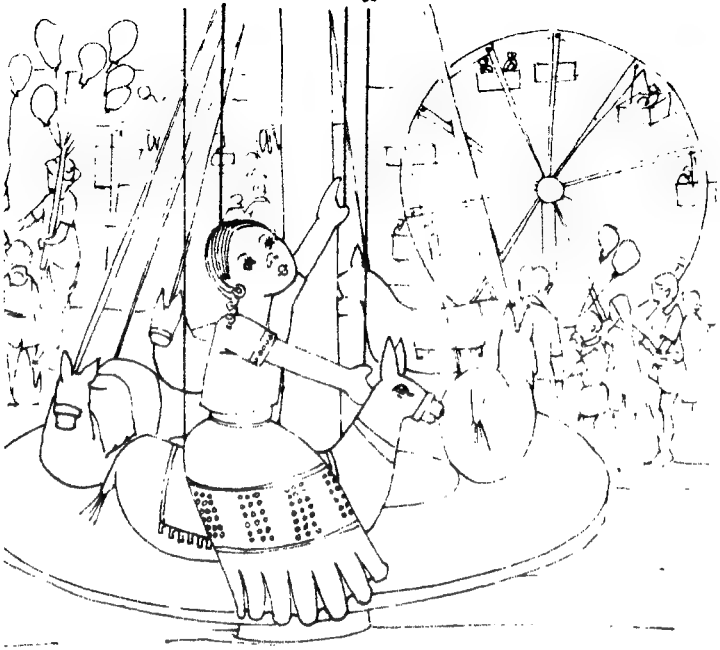
اونچے میناروں کو دیکھا
اُس نے دیواروں کو دیکھا

گلیاں دیکھیں آنگن دیکھا
دروازے پر چلمن دیکھا

کٹھ پُتلی کے ساتھ چلے
بچّوں کی برات چلے

کٹھ پُتلی نے دلّی دیکھی

کٹھ پُتلی نے دلّی دیکھی
چلتی پھرتی بلّی دیکھی
کٹھ پُتلی نے بھالو دیکھا
موٹا موٹا آلو دیکھا
کٹھ پُتلی نے بندر دیکھا
مولی اور چُقندر دیکھا
کٹھ پتلی نے موٹر دیکھی
اندر دیکھی باہر دیکھی
بچّوں نے پھر شور مچایا
کٹھ پُتلی کو غصّہ آیا
وہ بچّوں کے پیچھے دوڑی
ہاتھ میں لے کر ایک ہتھوڑی
شُعلہ شُعلہ اُس کی آنکھیں
جیسے ہوں نیبو کی پھانکیں
چلتی پھرتی ٹن ٹن دیکھی
لہراتی سی ناگن دیکھی

ایک سپیرا بین بجائے
نیولا سانپوں سے لڑ جائے

کٹھ پتلی کیوں ڈرتی اس سے
چوں چوں کرکے لڑتی اس سے

خالی وار اگر ہو جائے
کتنا اس کو غصہ آئے

شور کرے میدان سے بھاگے
او ہو کتنی شان سے بھاگے

سارے بچے اس کے پیچھے
وہ ہے سب کے آگے آگے

دونوں ہاتھ سے ڈنڈا پکڑے
سارے بچوں سے ہے اکڑے

کٹھ پتلی نے دلی دیکھی
چلتی پھرتی بلی دیکھی
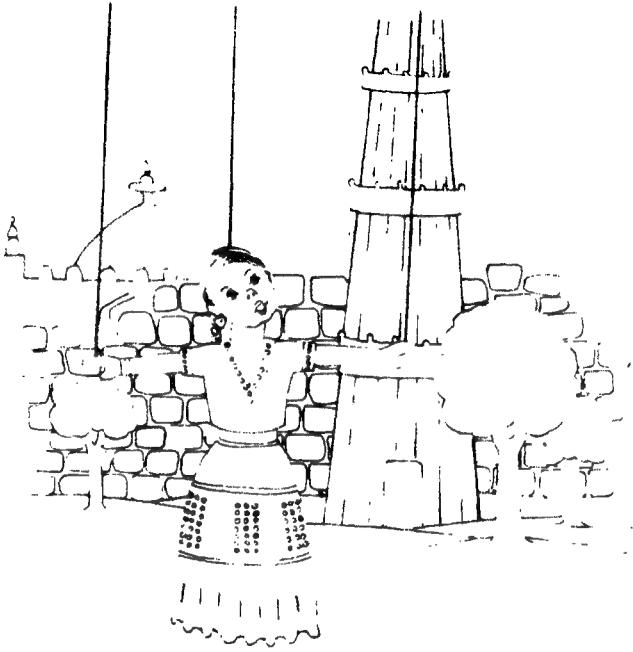
ٹھنڈی برف کی سِل دیکھی
ڈنڈا دیکھا ، گِلی دیکھی
کٹھ پُتلی نے دِلّی دیکھی !

کٹھ پتلی نے تتلی پکڑی

کٹھ پُتلی نے پکڑی تتلی
کیسی رَنگ بِرنگی تتلی
نیلے نیلے پنکھ تھے اُس کے
کتنے بچّے سنگ تھے اُس کے
پھولوں کے جھرمٹ میں بیٹھی
خوشبوؤں سے وہ لہکی لہکی
باتیں اُس کی میٹھی میٹھی
بُلبل جیسی چہکی چہکی
پنکھ کھُلیں تو اڑتی جائے
اونچے نیچے مُڑتی جائے
چُوں چُوں، چِیں چِیں
چاں چاں کرتی

رِی رِی کرتی ، رُوں رُوں کرتی

رَاں رَاں کرتی

سِی سِی ، سوں سوں

ساں ساں کرتی

ہی ہی ، ہُو ہُو

ہاں ہاں کرتی

کٹھ پُتلی نے تتلی پکڑی

کٹھ پتلی پکنک کو جائے

کٹھ پُتلی پک نِک کو جائے
دوڑے بھاگے شور مچائے
لکڑی سے وہ کھَٹ کھَٹ کرتی
پھَٹ پھَٹ کرتی
گلے میں لمبی مالا پہنے
پیروں میں پھولوں کے گہنے
بالوں میں سیندور لگائے
گالوں پر اَفشاں چمکائے
لال چُنری اوڑھ کے آئی
جیسے شَفَق آکاش پہ چھائی
گونگی لڑکی ۔ بونا لڑکا
اُس کو دیکھ کلیجہ دھڑکا

بچوں میں وہ خوش رہتی ہے
چپکے چپکے یہ کہتی ہے

ہا ہا ، ہی ہی

ہو ہو ، ہو ہو

کھا کھا ، کھی کھی

کھو کھو . کھو کھو

کٹھ پتلی اسکول گئی

کٹھ پتلی اسکول گئی
بنچ پہ بیٹھی پھول گئی
ماسٹر نے جب اُسے پڑھایا
آنکھوں بیچ اندھیرا چھایا
بولو، بولو
بولو رانی
الف، سے آم اور الف سے آگ
ب، سے بکری، ب سے باگ
پ، سے پیسا، پ سے پتّا
ت، سے تتلی ت سے تانگا
ٹ، سے ٹم ٹم ٹ سے ٹاٹ
ث، سے ثمر کو توڑے باٹ
ج، سے جادو، ج سے جام
چ، سے چاقو، چ سے چام
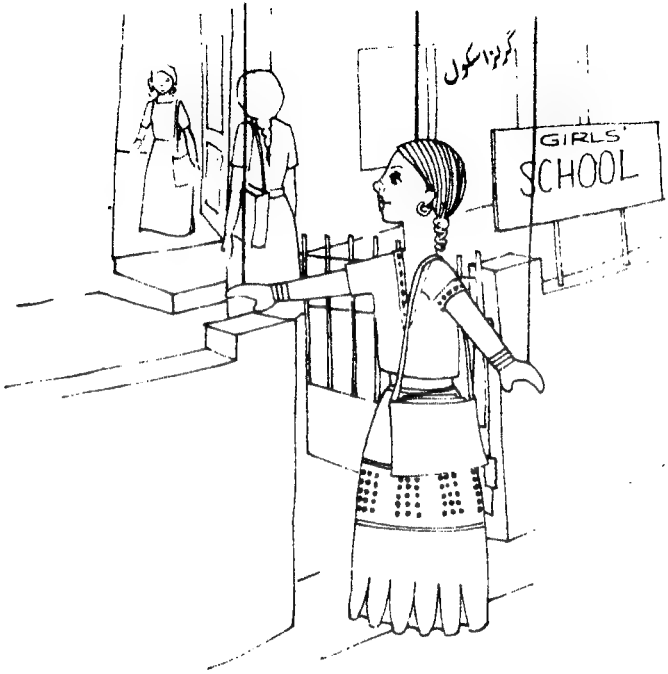
لکھتی جائے پڑھتی جائے
آگے آگے بڑھتی جائے
اُدھم مچانا بھول گئی
کٹھ پُتلی اسکول گئی
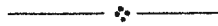
کٹھ پُتلی باغوں میں جائے

کھٹے میٹھے پھل کھائے وہ
آم پہ غلّے برسائے وہ

کھیت گئی، کھلیان گئی
باغ گئی، میدان گئی

اُمرودوں کو کھانے جائے
پانی اُس کے منہ میں آئے

بچّوں کی اک ٹولی لے کر
کپڑے کی اک جھولی لے کر

چپکے سے پھل اُس میں رکھے
کچھ کھائے، کچھ پھینکے، چکھے

بولی اپنی جھولی بھر لو
ہلکی بھر لو۔ پولی بھر لو

کٹھ پُتلی باغوں میں جائے
مِل کر سب بچّے چِلّائے

روٹھ گئی پھر میل ہوا
بچّوں کا یہ کھیل ہوا!

— ⁖ —

کٹھ پُتلی سُسرال چلی

کٹھ پُتلی ڈولی میں بیٹھی
جاتی ہے سُسرال
سارے بچّے اُس کے براتی
چھوٹ رہے ہیں سنگی ساتھی
یہی ہے اک سوال؟
اُس کے امّاں ابّا روئیں
مُفت میں اپنی جانیں کھوئیں
جینا کیوں جنجال
منہ آنسو سے دھوئیں
اپنی آنکھ کا کاجل کھوئیں
غم سے ہوئی نِڈھال
گاؤں کی گلیاں سوئی سوئی
پھول کی کلیاں روئی روئی
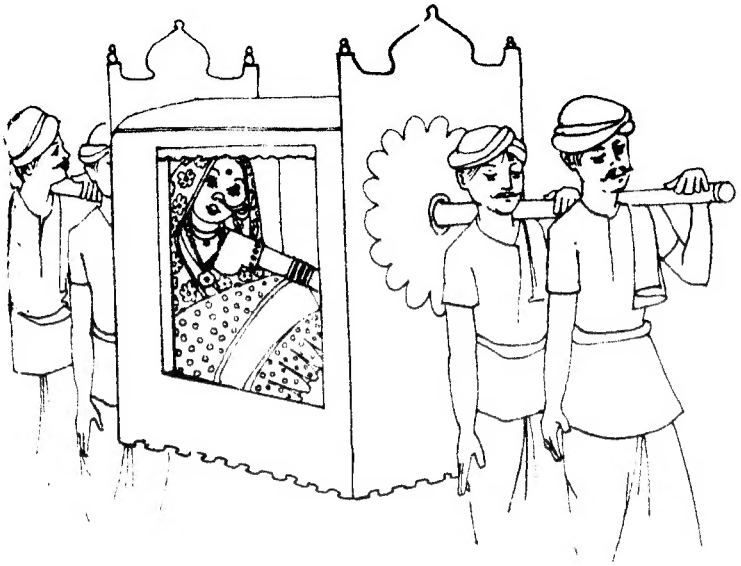
دن بیتے اور بیتے سال
سارے راگ الاپے جائیں
دُکھ جتنے ہیں ناپے جائیں
جاگیں سُر اور تال
کٹھ پُتلی ڈولی میں بیٹھی
جاتی ہے سسرال
کاندھے پر اُس کے لہرائے
سُرخ گلابی شال
کٹھ پُتلی سسرال
سیدھی نینی تال چلی

——— .. ———